بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسجد میں موبائل پر ویڈیو گیمز کھیلنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مسجد کے اندر گیم کھیلنے، خصوصاً PUBG اور اس طرح کی دیگر موبائل یا ویڈیو گیمز کھیلنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ براہ کرم شرعی رہنمائی فرما دیں۔

جواب

ایسی گیمز، جنہیں محض لہو ولعب اور وقت گزاری کے لیے کھیلا جاتا ہے، خواہ موبائل پر ہوں، کمپیوٹر پر یا کسی اور ذریعے سے، شرعاً ممنوع ہیں، کیونکہ مسلمان کے لیے اپنے قیمتی وقت کو بے مقصد مشاغل میں ضائع کرنا درست نہیں، خصوصاً موجودہ دور کی بہت سی گیمز میں موسیقی، بے پردگی وغیرہ غیر شرعی امور پائے جاتے ہیں، بلکہ بعض گیمز میں اسلامی شعائر اور دینی مقدسات کی توہین کا پہلو بھی شامل ہوتا ہے، تو ایسی گیمز کا کھیلنا سخت گناہ کا کام ہے۔

رہی بات مسجد میں ایسی گیمیں کھیلنے کی، تو مسجد اللہ تعالیٰ کا مقدس گھر اور شعائرِ الٰہی میں سے ہے، جسے نماز، ذکر، تلاوت، تعلیمِ دین اور دیگر عبادات کے لیے بنایا گیا ہے، اس لیے مسجد میں انتہائی ادب، سکون، وقار اور خشوع کے ساتھ رہنا چاہیے، اور ہر اس کام سے بچنا لازم ہے، جو مسجد کے تقدس اور مقصد کے خلاف ہو، جبکہ مسجد میں گیمیں کھیلنا مسجد کے مقصد اور تقدس دونوں کے خلاف ہے، جو کہ سخت ممنوع ہے، اور گناہوں پر مشتمل ہوں، تو مزید سخت ناجائز و گناہ کا کام ہے، لہذا لازم ہے کہ مسجدوں کو اس طرح کے مشاغل سے پاک صاف رکھا جائے۔

تین کھیلوں کے سوا بقیہ کھیل باطل ہیں، چنانچہ جامع ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ کتب احادیث میں نبی مکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: (واللفظ للأول) ”كل ما يلهو به الرجل المسلم باطل، إلا رميه بقوسه، وتأديبه فرسه، وملاعبته أهله، فإنهن من الحق“ ترجمہ: مسلمان آدمی جتنی چیزوں سے کھیلتا ہے وہ تمام باطل ہیں سوائے تین کے: کمان سے تیر چلانا، گھوڑے کو ادب سکھانا، اور زوجہ کے ساتھ ملاعبت کرنا کہ یہ تینوں درست ہیں۔ (جامع الترمذی، صفحہ 639، رقم الحدیث 1637، دار ابن کثیر، دمشق)

سنن الترمذی میں ہے ”عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه“ ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے اسلام کے حسن سے ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کو ترک کرے۔ (سنن الترمذی، صفحہ 866، رقم الحدیث: 2317، دار ابن کثیر، دمشق)

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (وِصال : 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں : " ہر کھیل اور عبث فعل جس میں نہ کوئی غرض دینی، نہ کوئی منفعت جائزہ دنیوی ہو، سب مکروہ وبے جاہیں، کوئی کم کوئی زیادہ۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد24، صفحہ78، رضا فاونڈیشن، لاہور)

مساجد کی اہمیت، تعظیم و توقیر اورادب واحترام کے متعلق قرآن کریم میں ہے ﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآىٕفِیْنَ ؕ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان : اوراس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جواللہ کی مسجدوں کواس بات سے روکے کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اوران کوویران کرنے کی کوشش کرے۔ انہیں مسجدوں میں داخل ہونا مناسب نہ تھا مگرڈرتے ہوئے۔ (پارہ 01، سورۃ البقرۃ، آیت : 114)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے جز" اِلَّا خَآىٕفِیْنَ" کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے "مسجد میں ادب و تعظیم اور خوف خدا کے ساتھ داخل ہونا چاہیے، نڈروبیباک ہوکراور آداب مسجد کو پامال کرتے ہوئے داخل ہونا مسلمان کا کام نہیں۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد01، صفحہ218، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سنن ابن ماجہ، مصنف عبدالرزاق، سنن الکبری للبیہقی اورکنزالعمال وغیرہ میں ہے "عن واثلة بن الأسقع، أن النبي صلی اللہ علیہ و سلم قال: جنبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم وشراءكم وبيعكم وخصوماتكم ورفع أصواتكم وإقامة حدودكم و سل سيوفكم" ترجمہ : حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اپنی مسجدوں کوبچوں سے، پاگلوں سے، خرید وفروخت سے، جھگڑوں سے، اپنی آوازیں اونچی کرنے سے، حدود قائم کرنے سے اوراپنی تلواریں سونتنے سے بچاؤ۔ (سنن ابن ماجہ، صفحہ151، حدیث750، دار ابن کثیر، دمشق)

شارِح بخاری، علامہ بدرالدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (وِصال : 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں : "فيه دليل على أن المساجد لا يجوز فيها إلا ذكر اللہ والصلاة وقراءة القرآن بقوله: "وإنما هي لذكر اللہ" من قصر الموصوف على الصفة ولفظ الذكر عام يتناول قراءة القرآن وقراءة العلم ووعظ الناس" ترجمہ : حدیث پاک میں اس بات کی دلیل ہے کہ مساجد میں صرف اللہ کا ذکر، نمازاورقرآن کی تلاوت ہی جائزہے؛ کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک کہ مساجد توصرف اللہ کے ذکر کے لیے ہیں موصوف کوصفت پر محدود کرنے کے باب سے ہے۔ اور لفظِ ذکر عام ہے، جوقرآن کی تلاوت کرنے، علم حاصل کرنے اورلوگوں کووعظ کرنے کوشامل ہے۔ (عمدۃ القاري شرح صحیح البخاري، جلد3، صفحہ188، مطبوعہ : بیروت)

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں : "بلاشبہ اگران افعال (یعنی مسجد میں کھانے پینے سونے وغیرہ) کا دروازہ کھولا جائے توزمانہ فاسد ہے اورقلوب ادب وہیبت سے عاری، مسجدیں چوپال ہوجائیں گی اوران کی بے حرمتی ہوگی، وکل ما ادی الی محظور محظور (یعنی ہروہ شے جوممنوع کا سبب بنے، وہ خود ممنوع ہے۔)۔۔۔ مسجد کوچوپال بنانا جائزنہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ93تا95، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-5345

تاریخ اجراء : 15 ربیع الاول 1448ھ/29 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net